بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۶ نبوت ۱۳۴۶ ہش — ۱۲ شعبان ۱۳۸۷ھ — ۱۶ نومبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۵۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ سے جو ذرّہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا

انسان کو چاہیئے کہ وہ خالص ہو کر اس کی طرف جھک جائے

"خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلّت کی موت دیوے جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے۔ جیسے کہ وہ خود وعدہ فرماتا ہے۔ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرّہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔

مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ ۳۰۲)

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۱۵ نومبر ۱۹۶۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

-• دہلی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ الحاج مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ ایک عرصہ سے گھٹنوں میں درد اور ورم کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ آجکل انہیں زیادہ تکلیف ہے۔ نیز ان کی اہلیہ بھی بیمار رہتی ہیں۔ احباب دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(منظور احمد خان ربوہ)

-• محمد اسحٰق صاحب برادر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ ماریشس بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

جماعت احمدیہ کے حفاظ توجہ فرمائیں

رمضان المبارک آرہا ہے۔ جو حافظ صاحبان کسی جماعت میں تراویح پڑھانے کے لئے نظارت ہذا کی معرفت لگنا چاہیں وہ فوراً نظارت ہذا کو لکھیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مخلصین جماعت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فضل عمر فاؤنڈیشن کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وعدوں کے لئے جدوجہد اور کوشش کا زمانہ ختم ہوگیا۔ اب وصولی کی طرف ہمیں متوجہ ہونا چاہیئے اور کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ دوسرے سال ایک تہائی نہیں بلکہ جو بقیہ رقم ہے اس کا ½ ..... رقم وصول ہوجائے اور تیسرے سال صرف ⅙ کی وصولی کی کوشش کی ضرورت باقی رہے"۔

"..... فضل عمر فاؤنڈیشن کے نظام کو اس کے کارکنوں کو ذکر کے حکم کے تحت وصولی کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے اور ہمیں جماعت سے یہ توقع اور امید رکھنی چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانتے ہیں اور وہ دنیا کو یہ کہنے کا موقعہ نہیں دیں گے کہ زبانی محبت کا تقاضا مگر عمل اس کے مطابق نہیں ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء)

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۶۷ء

نماز کا کب فائدہ ہو سکتا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی نماز پر بڑا زور دیا ہے اور حقیقت بھی یہ ہے کہ ایک مسلمان کے لئے نماز ہی دنیا و دین کا سرمایہ ہے جو مسلمان نماز کا تارک ہے۔ اس کو کسی لحاظ سے مسلمان کہنا زیبا نہیں ہے کیونکہ ایک مسلمان کا کردار تو نماز ہی کے ذریعہ بن سکتا ہے۔ تاہم بعض لوگ ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں۔ جو نمازیں بھی بڑی باقاعدگی سے پڑھتے ہیں اور بدیوں سے بھی نجات نہیں پاتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ دراصل نماز پڑھتے ہی نہیں۔ نماز کی محض نقل اتارتے ہیں۔ جس طرح کوئی انسان یونہی بغیر کھانا کھانے کی طرح منہ مارتا ہے۔ اس کو کوئی حقیقی فائدہ نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر کوئی شخص جھوٹ موٹ کا پلاؤ کھانے لگے اور اسی طرح کی حرکات کرے۔ جیسا کہ وہ چمچ برتن سے اٹھا کر پلاؤ کے لقمے منہ میں ڈال رہا ہے۔ اور غیر مصنوعی طور پر اسی طرح چبانے اور نگلنے کی نقل کرے تو اس کے پیٹ میں کچھ بھی نہیں جائے گا۔ وہ ویسا ہی بھوکے کا بھوکا رہے گا۔

یہی حالت روحانی غذا کی ہے۔ کہ کوئی شخص قیام رکوع اور سجود و قعود کی حرکات کرے۔ بلکہ وہ دعائیں بھی پڑھے جو نماز کے لئے مقرر ہیں مگر اس کا دل ان دعاؤں میں شامل ہی نہ ہو۔ تو اس کی حالت بھی اس شخص کی طرح ہوتی ہے جو مصنوعی طور پر پلاؤ کھاتا ہے۔ جس طرح پلاؤ کھانے کی حرکات کر کے انسان پلاؤ نہیں کھا سکتا۔ اسی طرح نماز کی حرکات اور بے دلی سے کی ہوئی دعائیں دہرا کر نماز کا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور وہ اخلاق فاضلہ کی تعمیر نہیں کر سکتا۔ جو نماز کے ذریعہ ہی وجود میں آ سکتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ جو فرمایا ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے۔ یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ کہ نماز فواحش یا برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا۔ اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا اور الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا۔ باوجودیکہ معنی وہی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے۔ جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے۔ اور فیض تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً برائیوں کو دور کر دیتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے۔ جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔ ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست کے اظلال ہیں۔

انسان کو خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آداب خدمتگاران میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیل حکم کے لئے کس قدر گردن جھکاتا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قربِ رمضان کے بغیر عادت کے روزے نہ رکھو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْ ذٰلِکَ الصَّوْمَ۔

۔۔ حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنا معمولی روزہ رکھتا ہو۔ تو وہ رکھ لے۔

(بخاری کتاب الصوم)

۔۔ اور سجدہ کمال ادب اور کمال تذلل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب اور طرق ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں۔ اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جائیں اور اسے ایک بار گراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے تو تم ہی بتلاؤ اس میں کیا لذت اور حظ آ سکتا ہے۔ اور جب تک لذت اور سرور نہ آئے۔ اس کی حقیقت کیونکر متحقق ہوگی۔ اور یہ اس وقت ہوگا جبکہ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلل تام ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے۔ اور جو زبان بولتی ہے روح بھی بولے۔ اس وقت ایک سرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ)

الغرض نماز سے حقیقی فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم نماز سے روحانی لذت و سرور حاصل کرنے لگیں ورنہ محض نماز کی سی حرکات بجا لانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ بعض لوگ نمازیں محض دکھاوے کے لئے پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگ صرف اس لئے نمازیں پڑھتے ہیں کہ دنیا میں معتبر اور قابل عزت سمجھے جائیں۔ اور پھر اس نماز سے یہ بات ان کو حاصل بھی ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ نمازی اور پرہیزگار کہلاتے ہیں۔ پھر کیوں ان کو یہ کہا جانے والا غم نہیں لگتا کہ جب جھوٹ موٹ اور بے دلی کی نماز ان کو یہ مرتبہ حاصل ہو سکتا ہے تو کیا مخلص بننے سے ان کو عزت نہ ملے گی۔ اور کیسی عزت ملے گی۔" (الحکم صفحہ)

ان الفاظ نے یہ نکتہ سمجھایا ہے کہ نماز ایک ایسی چیز ہے کہ محض دکھاوے کے لئے نماز پڑھنا بھی خالی از فائدہ نہیں ہے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہو سکتا ہے کہ انسان یہ سمجھ کر کہ جب جھوٹ موٹ نماز پڑھنے سے یہ رتبہ مل سکتا ہے۔ تو حقیقی طور پر نماز پڑھنا کتنا مفید ہوگا۔ خلوص دل سے نماز پڑھنے کی طرف راغب ہو سکتا ہے۔ اور وہ حقیقی طور پر بھی فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ جو نماز سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور اعلیٰ اسلامی کردار پیدا کر سکتا ہے تاہم جو انسان محض دکھاوے کے لئے نماز پڑھتا ہے وہ حقیقت کی طرف رجوع نہیں کرتا ہے ایک انسان فی الحقیقت سخت نازک مقام پر کھڑا ہوتا ہے۔ اور ہلاکت کے گڑھے میں گر سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کا پچاس سالہ زرّیں دورِ خلافت

(مکرمہ قانتہ شاہدہ صاحبہ ایم۔اے ربوہ)

(۲)

مجلس مشاورت

ان مختلف ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے علاوہ مرکز میں جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۱۹۲۲ء میں قائم فرمائی جس میں مختلف جماعتوں کے صرف نمائندے شرکت کرتے ہیں۔ یہاں پر جماعت کی ترقی اور اصلاح کی تجاویز اور دیگر اہم معاملات زیرِ غور آتے ہیں۔

انتظامی امور

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں غیر معمولی تنظیمی صلاحیتیں خدا تعالےٰ نے ودیعت فرمائی ہوئی تھیں۔ آپ نے جہاں جماعت کے ہر طبقہ کی تربیت کے لئے مختلف تنظیمیں مقرر فرمائیں وہاں اور ملک بھر میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کو ترقی کی راہ پر گامزن اور اُن میں باہمی ربط اور مرکز سے وابستگی قائم رکھنے کے سلسلہ میں اور اُن کی نگرانی کے لئے مرکز میں مختلف نظارتیں قائم کیں وہاں افرادِ جماعت کے باہمی تنازعات کو رفع کرنے کے لئے محکمہ قضاء بھی ۱۹۲۵ء میں حضورؓ نے قائم فرمایا جس میں معاملات رضاکارانہ صورت میں سلجھا دئے جاتے ہیں۔

فتنوں کا سدِّ باب

حضرت مصلح موعودؓ کے عہدِ خلافت میں علاوہ ابتدائی فتنوں کے کئی ایک فتنے بعد میں بھی رونما ہوئے لیکن آپ نے اپنے حسنِ تدبّر اور خدا تعالےٰ کی تائید سے ان سب کا بفضلہٖ تعالےٰ اس رنگ میں قلع قمع کیا کہ جماعت کی ترقی اور اتحاد میں یہ روک نہ بن سکے۔ اور ان فتنوں کو ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھنا پڑا۔ مثلاً ۲۸-۱۹۲۷ء میں مستریوں کا فتنہ ۱۹۳۴ء میں احرار کا فتنہ۔ ۱۹۳۷ء میں مصری فتنہ وغیرہ۔ اس کے بعد ۱۹۵۳ء میں احمدیت کے تمام مخالف عناصر نے اجتماعی رنگ میں پھر احمدیت سے ٹکر لینا چاہی۔ یہ شورش سب پہلی شورشوں سے بڑھ کر تھی جس میں احمدیوں کو "غیر مسلم اقلیت" قرار دلوانے کی ناپاک کوشش بھی کی گئی اور ملک بھر میں یہ شورش وسیع فسادات کی آگ بھڑکانے اور قتل و غارت و لوٹ مار کا موجب بنی۔ حتیٰ کہ حکومت کو مارشل لاء نافذ کرنا پڑا اور اس نے ان فسادات کی تحقیقات کے لئے عدالتی کمیشن مقرر کیا۔ خدا کے فضل سے حضرت مصلح موعود کی فراست اور دعاؤں کی برکت سے یہ عظیم فتنہ بھی احمدیت کی ترقی میں روک نہ بن سکا بلکہ نتیجۃً پہلے سے بھی کہیں بڑھ کر لوگ جماعتِ احمدیہ میں داخل ہونے لگے۔

ہجرت کے وقت حضور کی فراست

۱۹۴۷ء میں برصغیر کی تقسیم کے وقت جماعتِ احمدیہ کو الٰہی مشیئت کے ماتحت قادیان سے ہجرت کرکے پاکستان آنا پڑا اس وقت حضرت مصلح موعودؓ نے خداداد فراست سے کام لیتے ہوئے نہ صرف جماعت کی خواتین اور مردوں کو بحفاظت پاکستان پہنچانے کا انتظام فرمایا بلکہ قادیان میں مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کا بھی خاطر خواہ اہتمام فرمایا اور قادیان کو بالکل خالی نہیں کیا بلکہ ۳۱۳ احباب کو وہیں پر رکھا۔ جہاں سے پنجوقتہ اذان اور کلمۂ توحید کی آواز آج تک گونجتی ہے۔ درآنحالیکہ ہندوستان سے ہجرت کرکے آنے والے مسلمانوں کے بڑے بڑے مذہبی مقامات کو غیر مسلموں نے اجاڑ دیا لیکن قادیان آج بھی سلامت ہے۔

علمی سرگرمیاں

حضورؓ کے متعلق آپ کی ولادت سے قبل ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے یہ خبر دے رکھی تھی کہ

"وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر ہوگا۔"

چنانچہ یہ پیشگوئی آپ کی ذات میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ آپ کی تقاریر اور خطبات کو پڑھا جائے تو معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ کس قدر معارف سے بھری ہوئی ہیں۔ جتنی بار پڑھو ایک نیا مطلب سمجھ میں آتا ہے اور نئی لذّت ملتی ہے۔ اگر آپ کی تقاریر اور کتب وغیرہ کو جو کتابی صورت میں چھپ چکی ہیں شمار کیا جائے تو ان کی تعداد تقریباً دو سَو پہنچتی ہے۔ ان کے ذریعہ سے آپ نے اسلام کی عظیم الشان خدمت سرانجام دی۔ اس ضمن میں آپ کی تفسیرِ صغیر اور تفسیر کبیر اور دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

اسی پر بس نہیں آپ نے احمدی جماعت کے مردوں اور عورتوں کے علمی میدان میں قدم آگے بڑھانے کے لئے مختلف تعلیمی ادارہ جات بھی قائم فرمائے مثلاً تعلیم الاسلام ہائی سکول اور تعلیم الاسلام کالج جو پہلے قادیان میں تھے اور اب ربوہ میں بھی قائم ہیں۔ اسی طرح مستورات کے لئے نصرت گرلز ہائی سکول اور جامعہ نصرت (کالج) کا قیام عمل میں آیا۔ یہ ایسے ادارے ہیں، جہاں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ مزید برآں کئی ایک ادارے آپ کے مبارک دَور میں خالص دینی تعلیم کے لئے خاص طور پر سرگرمِ عمل نظر آتے ہیں۔ جیسے مدرسہ احمدیہ۔ جامعہ احمدیہ۔ حافظ کلاس۔ مدرسۃ خواتین وغیرہ۔ فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ۔ انڈسٹریل سکول ربوہ۔ تعلیم الاسلام کالج و سکول گھٹیالیاں۔ تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول کراچی، اور دیگر متعدد سکول پاکستان و بیرونِ پاکستان قائم ہیں۔ صرف بیرونِ پاکستان ہی ۵۹ تعلیمی ادارہ جات، قائم ہیں۔

پھر آپ کا ایک اہم علمی کارنامہ "ہجری شمسی تقویم" کا اجراء ہے جو ۱۹۳۹ء میں ہوا۔ اور اس کے لئے آپ نے سال کے بارہ مہینوں کے تاریخی واقعات کے مطابق مختلف نام بھی رکھے۔

تحریک شدھی اور فتنۂ ارتداد کا انسداد

۲۳-۱۹۲۲ء میں بعض متعصب ہندوؤں نے یہ تحریک چلائی کہ ان مسلمانوں کو جن کے آباء نے کبھی ماضی میں ہندو دھرم ترک کرکے اسلام قبول کیا تھا واپس ہندو دھرم میں لایا جائے۔ دردمند مسلمانوں نے اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ امام جماعت احمدیہ سے مدد چاہی۔ آپ نے اس محاذ پر ہر طرف اپنے مبلّغین بھیجے۔ ان مبلّغین نے اپنی کوششوں سے ہندو مذہب سے متاثر ہونے والے مسلمانوں کو نہ صرف بفضلہٖ تعالےٰ دوبارہ مسلمان بنایا بلکہ غیر مسلموں کے اس فتنہ کا بخیر و خوبی اور کامیاب مقابلہ کرکے اسے ختم کرکے ہی دم لیا۔ اس پر مسلمان رہنماؤں نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔

آزادیٔ کشمیر کے لئے کوشش

حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق یہ بھی پیشگوئی تھی کہ

"وہ اسیروں کا رستگار ہوگا۔"

یہ اس رنگ میں پوری ہوئی کہ قیامِ پاکستان سے قبل بھی کشمیری عوام کو ان کے تمام حقوق سے محروم رکھا جاتا تھا۔ کشمیری مسلمانوں کی اس حالت کو دیکھتے ہوئے دردمند مسلمانوں نے "آل انڈیا کشمیر کمیٹی" کے نام سے ایک کمیٹی بنائی جس کی صدارت کے لئے بالآخر انہوں نے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ سے درخواست کی جسے حضور نے قبول فرماتے ہوئے کشمیری عوام کی بھلائی کے لئے ہر ممکن کوشش شروع کردی۔ ۱۴/اگست ۱۹۳۱ء کو حضورؓ کی اپیل پر تمام مسلمانوں نے "یومِ کشمیر" منایا۔ اسی طرح جماعتِ احمدیہ میں "کشمیر فنڈ" جاری فرمایا۔ چنانچہ حضور کی کوششوں سے بفضلہٖ تعالےٰ "آل انڈیا کشمیر کمیٹی" کے ذریعہ کشمیریوں کو بنیادی حقوق مل گئے لیکن اس کے بعض خود پسند مسلمان آپ کی کامیاب کوششوں اور بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھ نہ سکے۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۳۳ء میں اس کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا اور اس کے بعد "آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن" کی بنیاد ڈال کر مزید خدمات کو جاری رکھا۔ ۱۹۴۸ء میں جب بھارت نے کشمیری مسلمانوں کے حقِ آزادی کو سلب کرکے کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کرلیا تو پاکستانی مسلمانوں نے ان کی آزادی کے لئے جدوجہد شروع کردی۔ اس موقع پر حضور نے بھی "فرقان بٹالین" کے نام سے احمدی نوجوانوں کی ایک فوج مدد کے لئے بھیجی جنہوں نے نہایت اعلیٰ کارہائے نمایاں سرانجام دئے اور یہ خلافتِ ثانیہ کا ایک اہم کارنامہ ہے۔

استحکامِ پاکستان

حضور استحکامِ پاکستان

کے میدان میں بھی اپنی کوششوں کے باعث خاص مقام رکھتے تھے۔ چنانچہ قیامِ پاکستان کے بعد آپ نے استحکامِ پاکستان کے لئے حکومت کی اہم ذمہ دار شخصیات کو نہایت مفید مشورے دیئے جن کا اعتراف بڑے بڑے سیاستدانوں نے بھی کیا۔ اور آپ کا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح اس سے قبل آپ نے قیامِ پاکستان کے لئے جدّوجہد میں بھی نمایاں حصہ لیا۔

اشاعتِ اسلام

بچپن سے ہی حضور کے دل میں اسلام کا درد پایا جاتا تھا اس لئے آپ نے بارِ خلافت اٹھاتے ہی اسلام کی اشاعت کے لئے خصوصی توجہ دی اور تبلیغِ اسلام کی ہر ممکن سعی کی۔ اس کیلئے نہ صرف آپ نے خود تحریر و تقریر سے کام لیا اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی بلکہ اس کے لئے مبلّغین تیار کر کے نہ صرف پاکستان کے مختلف علاقوں میں بلکہ تمام دنیا میں آپ نے انہیں پھیلا دیا تاکہ اللہ تعالےٰ کی بشارت

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں
تک پہنچاؤں گا"

پوری شان سے پوری ہو جائے۔ اس تبلیغ اور اشاعتِ اسلام کے کام کو زیادہ وسیع کرنے کے لئے ۱۹۳۴ء میں آپ نے اپنی جماعت میں "تحریکِ جدید" کے نام سے ایک اہم تحریک جاری فرمائی جس کی میعاد پہلے دس سالہ تھی اور پھر بعد میں مستقل طور پر قائم ہو گئی۔ اس کے تحت احمدی افراد سے جو چندہ لیا جاتا ہے اس سے بیرونِ پاکستان میں تبلیغی مشن قائم کئے جاتے اور مبلغین بھیجے جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے مبارک دور میں بیرونِ پاکستان بیسیوں ممالک میں جابجا اسلامی مشن قائم ہو گئے ہیں جو رات دن اسلام کی اشاعت و ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔ پھر آپ نے "وقفِ جدید" کی تحریک جاری فرمائی۔ اس کے تحت جمع ہونے والے چندہ سے اندرونِ ملک بالخصوص دیہات میں اصلاح و ارشاد کا کام ہو رہا ہے۔

تعمیرِ مساجد

اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں مساجد کی تعمیر بھی ضروری ہے۔ چنانچہ آپ کی ہر دم یہی کوشش رہی کہ زمین کے چپہ چپہ پر مساجد قائم ہوں اور ہر جگہ سے اذان کی آواز بلند ہو۔ سو آپ نے بیرونی ممالک میں تعمیرِ مساجد کے لئے بھی جماعت کو توجہ دلائی۔ اس کے نتیجہ میں دنیا کے متعدد ممالک میں خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ کے ۵۲ سالہ دورِ خلافت میں تقریباً ۳۴۳ مساجد تعمیر ہوئیں جن میں سے دو مساجد احمدی خواتین کے چندہ سے تیار ہوئیں اور تیسری کے لئے زمین خرید لی گئی جو اب خلافتِ ثالثہ کے عہد میں تعمیر ہوئی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

حضورؓ کے ان تمام زرّیں کارناموں کو جنہیں اختصار سے بیان کیا گیا ہے دیکھتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ آپ اشاعتِ اسلام میں اور جماعتِ احمدیہ اور مسلمانوں کو ہر لحاظ سے ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں نمایاں کردار ادا کرنے والے ایک عظیم بابرکت وجود تھے۔ اور آپ واقعی علومِ ظاہری اور باطنی سے پُر تھے اور آپ کا مقدس وجود اسیروں کا رستگار تھا اور آپ تبلیغِ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے والے تھے اور وہ تمام الہامات اور پیشگوئیاں آپ کے وجود سے پوری ہوئیں جو اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کی پیدائش سے قبل شائع فرما دی تھیں۔

ہر صاحبِ استطاعت
احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے۔

عذابوں اور ابتلاؤں میں فرق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی تصنیف کردہ تفسیر کبیر میں تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"جَعَلَ فِتْنَۃَ النَّاسِ کَعَذَابِ اللّٰہِ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلاء اور عذاب میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے مگر لوگ اپنی نادانی سے اس فرق کو ملحوظ نہیں رکھتے اور خدا تعالےٰ کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات کو وہ اپنی تباہی کا موجب سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ وہ ان کی ترقی کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ ابتلاء اور عذاب میں فرق یہ ہے کہ

(۱) عذاب کا نتیجہ ہلاکت اور تباہی ہوتی ہے مگر ابتلاء کا نتیجہ یہ نہیں ہوتا۔ تکلیفیں تو دونوں طرح ہی آتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہی دیکھ لو بارہا ایسا ہوا ہے کہ آپؐ دشمن کے نرغے میں اکیلے ہی پھنس گئے مگر پھر اللہ تعالےٰ نے آپ کو بچا لیا مگر ابوجہل ایک ہی دفعہ فوجوں سمیت پکڑا گیا اور ہلاک ہو گیا۔

(۲) عذاب کے نتیجہ میں نقصان کی زیادتی ہوتی ہے۔ ابتلاء کی مثال تو ایسی ہوتی ہے جیسے ربڑ کے گیند کو جتنے زور سے پھینکا جائے وہ اتنا ہی اُچھلتا ہے مگر عذاب میں گر کر انسان اوپر نہیں اُٹھ سکتا۔

(۳) عذاب جس انسان پر نازل کیا جاتا ہے اس کے دل میں مایوسی اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔ مگر جس پر ابتلاء نازل ہوتا ہے اس کے دل میں اطمینان اور تسلّی ہوتی ہے۔ جب عذاب نازل ہوتا ہے تو مغضوب کہتا ہے ہائے میں ہلاک ہو گیا۔ یا اگر وہ اس سے گھبراتا نہیں تو اسکے دل میں کبر اور خود پسندی کے جذبات جوش مارنے لگتے ہیں اور وہ سمجھتا ہے کہ مجھے کون ہلاک کر سکتا ہے۔ لیکن جب ابتلاء آتا ہے تو انسان کہتا ہے کوئی پرواہ نہیں۔ میں کمزور اور بیکس ہوں لیکن میرا بچانے والا طاقتور ہے اور وہ خدا تعالےٰ پر یقین میں اور بھی ترقی کر جاتا ہے اور خدا تعالےٰ پر اس کی حسنِ ظنی بہت بڑھ جاتی ہے۔

(۴) عذاب کے دُور کرنے کی انسان جب کوشش کرتا ہے تو ٹھوکریں کھاتا ہے۔ مگر جس پر ابتلاء آتا ہے اس کا فہم رسا ہو جاتا ہے اور وہ بات کو خوب سمجھنے لگ جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھ لو۔ کفار آپ کا کھوج لگاتے لگاتے غارِ ثور تک پہنچ گئے اور وہاں جا کر کھوجی نے کہہ دیا کہ یا تو وہ آسمان پر چلا گیا ہے اور یا یہیں ہے۔ اُن میں کھوجی کی بات کا بڑا لحاظ کیا جاتا تھا اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جان اس وقت سخت خطرہ میں تھی مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ذرا بھی گھبراہٹ نہ ہوئی بلکہ آپؐ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بھی تسلّی دینی شروع کر دی اور فرمایا کہ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ غم نہ کرو۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ آپؐ سوئے ہوئے تھے کہ ایک کافر نے آپؐ کی تلوار اُٹھا لی اور آپؐ کو قتل کرنا چاہا لیکن آپؐ ذرا بھی نہ گھبرائے اور اس کے سوال پر کہ اب آپؐ کو کون بچا سکتا ہے۔ آپؐ نے نہایت تسلّی سے جواب دیا کہ "اللہ"۔ اس غیر معمولی حالتِ اطمینان کو دیکھ کر اس کافر پر اس قدر دہشت طاری ہوئی کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔

(۵) پانچواں فرق یہ ہے کہ ابتلاء میں انسان کو احساسِ بلاء نہیں ہوتا۔ جب ابتلاء آتا ہے تو انسان ان تکالیف کو حقیر سمجھتا ہے اور ان میں لذّت محسوس کرتا ہے کیونکہ اس کے دل میں یقین ہوتا ہے کہ میں ادنیٰ چیز کو اعلےٰ پر قربان کر رہا ہوں۔ مثلاً اس کا مال جاتا ہے تو کہتا ہے خدا کے لئے ہی گیا ہے اس لئے کیا پرواہ ہے۔ یا اگر اس کا بیٹا مر جاتا ہے تو کہتا ہے خدا نے ہی دیا تھا اگر اس نے واپس لے لیا ہے تو کیا غم ہے ۔۔۔۔۔۔۔ (حضورؓ نے یہاں صاحبزادہ میاں مبارک احمد کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمونہ کا ذکر فرمایا ہے۔ ناقل) ۔۔۔۔ غرض ابتلاء میں دُکھ کا اثر قلب پر ہمت شکن نہیں ہوتا کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ میں ادنیٰ کو اعلےٰ پر قربان کر رہا ہوں۔

(۶) چھٹا فرق یہ ہے کہ عذاب میں روحانیت کم ہو جاتی ہے۔ مگر ابتلاء میں زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ عذاب میں خدا تعالےٰ سے دُوری ہو جاتی ہے مگر ابتلاء میں خدا تعالےٰ کی طرف اور زیادہ توجہ ہو جاتی ہے۔

ابتلاء اور عذاب میں یہ چھ (۶) موٹے موٹے فرق ہیں جن کو یاد رکھنا چاہیئے"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم سورۂ عنکبوت پ ۲۰ صفحہ ۲۸۶)

(مرسلہ عاجز۔ قمر علوی سائیکل سوار سیاح ربوہ)

درخواستِ دُعا

میں نے اپنے ایک مضمون (الفضل مورخہ ۹۔ نومبر ۱۹۶۷ء) میں اپنے والد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے ذکرِ خیر میں پرنسپل میڈیکل آفیسر پٹیالہ کی بیٹی آڈرے کا ذکر کیا ہے جو کہ والد صاحبؓ کو اپنے باپ کی جگہ سمجھتی تھی اور اب لندن میں رہتی ہے وہ ۱۹۶۲ء میں والد صاحب اور ہمارے خاندان کو ملنے کے لئے ربوہ بھی آئی تھی۔ اس کی خط و کتابت اب بھی میرے ساتھ جاری ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے ۳۰۔ اکتوبر کے لکھے ہوئے خط میں دوبارہ ربوہ آنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ اسلام اور احمدیت سے گہرے طور پر متاثر ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ تاکہ حضرت والد صاحبؓ کی یہ خواہش پوری ہو جائے کہ اس کا خاتمہ اسلام پر ہو۔

خاکسار (ڈاکٹر) محمد احمد ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کی روداد

(۱) پچاس مجالس کے ۱۶۰۰ اطفال کی شمولیت (۲) صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا افتتاحی خطاب تربیتی و معلوماتی تقاریر و ورزشی مقابلہ جات (۳) غیر ملکی طلباء کی اپنی زبانوں میں تقاریر

مجلس اطفال الاحمدیہ کا چوبیسواں مرکزی سالانہ اجتماع ربوہ میں اپنی سابقہ شاندار روایات کے ساتھ امسال مورخہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر بروز جمعہ۔ ہفتہ اتوار مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع ہال "ایوانِ محمود" میں منعقد ہوا۔ مرکزی مہتمم اطفال مکرم پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب اس اجتماع کے منتظمِ اعلیٰ تھے۔ آپ کی زیر قیادت کئی اصحاب مختلف انتظامی شعبوں کے نگران کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دینے کے لئے مقرر تھے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ نظم و ضبط کے سلسلہ میں مختلف مقامی و بیرونی مجالس اطفال کے مربی صاحبان و ناظمین اطفال اور بعض معتمین و خدام نے نہایت فرض شناسی سے تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مقام اجتماع

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی یہ اجتماع احاطہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ میں منعقد کیا گیا۔ جسے آرائشی دروازوں اور رنگا رنگ کی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ مرکزی ہال "ایوان محمود" کو پنڈال کے طور پر استعمال کیا گیا۔ جہاں نشست کے لئے فرش پر قرینے سے دریاں بچھائی گئی تھیں اور مجموعی طور پر دو ہزار افراد کے بیٹھنے کا انتظام کیا تھا لاؤڈ سپیکر کا بھی عمدہ انتظام تھا۔

مختلف ورزشی مقابلہ جات کے لئے جلسہ گاہ جلسہ سالانہ میں پہلے سے گراؤنڈز تیار کر دی گئی تھیں۔ چنانچہ جملہ کھیلیں اور ورزشی مقابلے انہی میدانوں میں منعقد ہوئے مہمان اطفال کی رہائش کے لئے امسال بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ہال اور چار بڑے کمرے ریزرو کر دئے گئے تھے جہاں روشنی پانی بیوت الخلاء اور دیگر ضروریات کا مناسب انتظام کر دیا گیا تھا۔

حاضری

امسال پچاس مجالس کے سولہ سو سے زائد اطفال اجتماع میں شریک ہوئے۔ یہ تعداد خدا کے فضل سے گزشتہ سال کی کل تعداد سے کسی قدر زیادہ ہے۔ سینکڑوں زائرین بھی اجتماع کے دوران تشریف لاتے رہے۔

افتتاحی اجلاس

پروگرام کے مطابق مورخہ ۲۰ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے دس بجے تک تمام اطفال جو اس تربیتی اجتماع میں شریک ہونے کے لئے تشریف لائے تھے "ایوانِ محمود" میں اپنی مقررہ جگہوں پر بیٹھ چکے تھے۔ پونے گیارہ بجے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ اس اجتماع کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔

تلاوت اور نظم کے بعد مکرم پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب مہتمم اطفال نے بیرونی مجالس سے آنے والے اطفال کو خوش آمدید کہا اور صدر مجلس سے افتتاح کی درخواست کی۔ محترم صدر صاحب نے اطفال سے تقریباً نصف گھنٹہ خطاب فرمایا۔ آپ نے اطفال کو نماز با جماعت کی پابندی اور نماز کو سمجھ کر پڑھنے اور نماز میں بہت دعائیں کرنے اور اپنے رب سے اچھی چیزیں اور اچھی عادتیں مانگتے رہنے کی تلقین فرمائی نیز فرمایا چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے جھگڑنے سے پرہیز کریں۔ مجلس میں بیٹھنے کے آداب سیکھیں۔ نظام کی پابندی کریں اور مربیان اطفال کو چاہیئے کہ یہ باتیں اطفال کو بار بار یاد دلا کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں تاکہ یہ خصائص احمدی بچوں کے طرۂ امتیاز ہوں۔ اس خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے تمام حاضرین سمیت اطفال کا عہد دہرایا اور اس طرح سے اس اجتماع کا افتتاح عمل میں آیا۔

افتتاحی اجلاس کے بعد اطفال کھانا کھا کر جمعہ کی نماز میں شریک ہوتے۔ از اں بعد تمام اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں شریک ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایمان افروز خطاب سے مستفید ہوئے۔

اس کے بعد سب اطفال ورزشی مقابلوں کے لئے میدان میں جمع ہوگئے۔ جہاں مختلف انفرادی و اجتماعی کھیلوں کے مقابلے شروع ہوئے۔

روزانہ پروگرام

روزانہ پروگرام کا آغاز چار بجے بیداری سے ہوتا اور جملہ اطفال اپنی اپنی قیام گاہوں سے بآواز بلند درود شریف پڑھتے ہوئے "ایوانِ محمود" میں جمع ہو کر نماز فجر ادا کرتے درسِ قرآن مجید سننے کے بعد دن کے مختلف پروگراموں میں شریک ہو جاتے۔

علمی و تربیتی لیکچرز

دوران اجتماع جہاں متعدد ننھے ننھے مقررین نے تقریری مقابلہ میں شامل ہو کر تقریریں کیں وہاں اطفال نے سلسلہ کے علماء کے بھی بڑے ہی پُر از معلومات تربیتی اور نصیحت آموز لیکچرز سنے۔ بعض علماء کرام کے اسماء اور عناوین جن پر لیکچرز ہوئے مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ } احمدی بچوں کے عقائد

۲۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد

۳۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری فاضل سورۃ العصر کی روشنی میں انسان کے گھاٹے سے بچنے کے چار گُر

۴۔ محترم مولوی غلام باری صاحب سیف تقریر کیسے کرنی چاہیئے

۵۔ محترم جناب نسیم سیفی صاحب بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

۶۔ محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے کارنامے اور اطفال کا فرض۔

سب مقررین نے اطفال کو نہایت آسان، عام فہم دلچسپ اور جاذب انداز میں سمجھایا اور اطفال نے بھی بڑے ہی انہماک سے تقاریر سنیں۔

غیر ملکی زبانوں میں تقاریر

علاوہ ازیں درمیانی دن کی شام کو ربوہ میں زیر تعلیم غیر ملکی طلباء نے بیرونی ممالک کی مختلف بارہ زبانوں میں تقاریر کیں۔ یہ تقاریر اطفال نے بڑے غور سے سنیں گو وہ زبان سمجھتے نہ تھے لیکن یہ ان کی دلچسپی کا باعث بنیں۔ غیر ملکی زبانوں میں اس تقریری پروگرام کا انعقاد ہمارے انڈونیشین بھائی مکرم عبد الغنی کریم نائب منتظم تبلیغ کے تعاون سے عمل میں آیا۔ اسی طرح اجتماع کے دوران محترم حاجی محمد فاضل صاحب صحابی نے اپنی پنجابی نظمیں سنائیں جو اکثر بچوں کی دلچسپی کا موجب بنیں

وظائفِ اطفال کے امتحانات

اجتماع کے موقع پر ہر سال ذہین اور لائق اطفال کا انتخاب کر کے دو اطفال کو شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اور دو اطفال کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے سال بھر کے لئے وظائف دئے جاتے ہیں۔ امسال بھی ان دونوں اداروں کی طرف سے چنندہ اطفال کے الگ الگ تحریری و زبانی امتحانات لئے گئے اور مجموعی طور پر چار ہونہار اطفال کا انتخاب کر کے انہیں وظائف دئے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔

وظائف خدام الاحمدیہ:۔

لئیق احمد عابد ربوہ ——— اور

نعیم احمد طارق ننکانہ صاحب

وظائف انصار اللہ

شیخ طاہر احمد ——— اور

محمد داؤد ربوہ

ان امتحانات کے لئے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے محترم چوہدری فضل احمد صاحب و محترم چوہدری علی اکبر صاحب بطور ممتحن تشریف لائے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی مکرم قریشی [illegible] صاحب تنویر۔ مکرم محمد شفیق صاحب قیصر اور مکرم مہتمم صاحب اطفال نے فرمائی

(باقی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۷ء صبح گیارہ بجے تیسری بچی عطا فرمائی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "نور النساء" نام تجویز فرمایا ہے

احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنے۔ آمین

مسعود احمد واقف زندگی

درویش قادیان

واقفینِ وقفِ عارضی کی فہرست

(قسط نمبر ۲)

۱۱۱۱ - مکرم محمد علی صاحب صاحب چک ۱۹۴ ر۔ب لاٹھیانوالہ
۱۱۱۲ - // عبدالرحیم صاحب چک ۴۴ ج۔ب سرشمیر۔ لائل پور
۱۱۱۳ - // عبدالرحمان صاحب // ۷۶ سنتوکھ گڑھ //
۱۱۱۴ - // محمد ابراہیم صاحب // // //
۱۱۱۵ - // میاں عبدالعزیز صاحب کیلے ضلع شیخوپور
۱۱۱۶ - // غلام محمد صاحب سمٹیال کلاں // //
۱۱۱۷ - // مولانا سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ
۱۱۱۸ - // فضل احمد صاحب سکنہ صابو ہڈیار // //
۱۱۱۹ - // چوہدری عنایت اللہ صاحب ربوہ
۱۱۲۰ - // وسیم احمد صاحب //
۱۱۲۱ - // محمد اکرم صاحب فتح پور ضلع گجرات
۱۱۲۲ - // محمد عبداللہ صاحب // // //
۱۱۲۳ - // محمد فاضل صاحب // // //
۱۱۲۴ - مکرمہ نجمت بھری صاحبہ اہلیہ محمد یار صاحب مجوکہ ضلع سرگودھا
۱۱۲۵ - مکرم محمد یوسف صاحب پیرکوٹ ضلع گجرانوالہ
۱۱۲۶ - // محمد صدیق صاحب ٹیلر ماسٹر ڈگری گھمن // سیالکوٹ
۱۱۲۷ - // حاجی غلام حیدر صاحب چک ۲۲ جنوبی // سرگودھا
۱۱۲۸ - // قاضی ہمایوں صاحب // ۱۶۸/۱۲۱ منگلا //
۱۱۲۹ - // محمد رشید صاحب خادم // ۴۲ ج۔ب سرشمیر روڈ لائل پور
۱۱۳۰ - // چوہدری عبدالستار صاحب // //
۱۱۳۱ - // امیر احمد صاحب سوکھاچک ضلع سرگودھا
۱۱۳۲ - // منیر احمد صاحب کلیانہ ٹاؤن // //
۱۱۳۳ - // چوہدری حاتم علی صاحب چک ۳۸ جنوبی //
۱۱۳۴ - // محمد سعید صاحب // چراگاہ //
۱۱۳۵ - // اللہ بخش صاحب // //
۱۱۳۶ - // وحید احمد صاحب احمد آباد اسٹیٹ (سندھ)
۱۱۳۷ - // چوہدری عبدالرحیم صاحب نصرت آباد اسٹیٹ
۱۱۳۸ - // الحاج عبدالکریم صاحب آف کراچی
۱۱۳۹ - // محمد رفیق صاحب تخت ہزارہ
۱۱۴۰ - // ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب ضلع نوابشاہ
۱۱۴۱ - // صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب ربوہ
۱۱۴۲ - // قریشی فضل حق صاحب //
۱۱۴۳ - // محمود احمد بزاز کوٹلی آزاد کشمیر
۱۱۴۴ - // خواجہ عبدالغفار صاحب راولپنڈی
۱۱۴۵ - // راجہ شہسوار صاحب چک نمبر ۳ ڈیری فارم گجرات
۱۱۴۶ - // خان محمد صاحب چک سکندر //
۱۱۴۷ - // چوہدری فیض احمد صاحب چاکانوالی //
۱۱۴۸ - // محمد صادق صاحب چک ۸۹/D.B ضلع بہاولنگر
۱۱۴۹ - // محمد سرور صاحب // ۱۶۶ مراد // بہاولپور
۱۱۵۰ - // عبدالغفور صاحب سندھو رکن پور // گوجرانوالہ
۱۱۵۱ - // عبدالمجید صاحب طاہر ربوہ
۱۱۵۲ - // عبداللہ خان صاحب چک ۲/T.D.A ضلع سرگودھا
۱۱۵۳ - // محمد علی خان صاحب // // //
۱۱۵۴ - // بشارت احمد صاحب گگ ضلع سیالکوٹ
۱۱۵۵ - // عبدالسمیع صاحب ضلع میانوالی
۱۱۵۶ - // محمد مشتاق احمد صاحب چک ۱۲۱ ج۔ب لائل پور
۱۱۵۷ - // محمد محسن صاحب طاہر گوجرہ // //

قائدینِ مجالس خدام الاحمدیہ کا نیا انتخاب

نومبر ۱۹۶۷ء تا اکتوبر ۱۹۶۹ء

قائدین مقامی کے تقرر کی میعاد ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو ختم ہو چکی ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ جلد از جلد قائد مجلس کا نیا انتخاب کر کے صدر مجلس کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائیں۔

انتخاب قائد مجلس کے لئے مندرجہ ذیل قواعد مقرر ہیں۔ ان کی پابندی ضروری ہوگی۔

۱۔ قائد کا انتخاب علی الترتیب مرکزی نمائندہ قائد علاقائی قائد ضلع امیر مقامی یا پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں ہونا چاہیے۔ ان میں سے ایک سے زائد کی موجودگی کی صورت میں مندرجہ بالا ترتیب مدنظر رکھنی ضروری ہوگی۔ کسی ایسے خادم کی صدارت میں کوئی انتخاب نہیں ہوگا جس میں اُس کا اپنا نام پیش ہو سکتا ہو۔

۲۔ جس خادم کا نام قیادت یا زعامت کے لئے پیش کیا جائے۔ وہ پنجوقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔ جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔ راستباز دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔ ڈاڑھی نہ منڈواتا ہو۔ لیکن اگر کسی جگہ ڈاڑھی والا موزوں خادم نہ ملے تو پھر مرکز سے استثنائی صورت میں اجازت لی جا سکتی ہے

۳۔ قائد کا انتخاب دو سال کے لئے ہوتا ہے۔ اور کوئی خادم متواتر دو دفعہ سے زیادہ منتخب نہ ہو سکے گا۔

۴۔ مرکز سے منظوری آنے پر نئے عہدیداران کام سنبھال لیں گے۔ اس وقت تک سابقہ عہدیداران ہی برقرار رہیں گے۔

۵۔ یہ انتخاب اعلانیہ ہونا چاہیے (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) ایسے موقع پر کسی کے خلاف پراپیگنڈا کرنا ناپسندیدہ اور معیوب ہے۔ ایسا کرنے والے کے متعلق اگر کسی کو علم ہو۔ تو اسکی اطلاع کرنی چاہیئے۔ اسی طرح ایسے انتخابات کے موقع پر غیر جانبدار رہنا بھی درست نہیں۔ کسی نہ کسی کے حق میں اپنا ووٹ ضرور استعمال کیا جائے۔

۶۔ انتخاب صرف قائد اور زعیم کا ہوتا ہے۔ بقیہ عہدیدار قائد یا زعیم نامزد کر کے قواعد کے مطابق منظوری حاصل کرتے ہیں۔

چونکہ مرکزی نمائندگان۔ قائدین علاقہ۔ قائدین اضلاع کا ہر جگہ بروقت پہنچنا ممکن نہیں۔ اسلئے امراء مقامی اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ قائدین مجالس کے انتخاب کے سلسلہ میں تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۱۱۵۸ - مکرم احمد یار صاحب چک ۱۹۲ مراد ضلع بہاولنگر
۱۱۵۹ - // فضل احمد صاحب خانپور // رحیم یار خان
۱۱۶۰ - // ممتاز احمد صاحب چک ۱۲۴/ح // //
۱۱۶۱ - // ماسٹر چراغ احمد صاحب پیرو چک // سیالکوٹ
۱۱۶۲ - // رانا مبشر احمد صاحب ۱۶۶ مراد // بہاولنگر
۱۱۶۳ - // بشیر احمد صاحب چک ۱۵۶ م ضلع رحیم یار خان
۱۱۶۴ - // چوہدری رشید احمد صاحب پمپ احمد آباد // سیالکوٹ
۱۱۶۵ - // ماسٹر یعقوب علی صاحب گھنوکے // گجرات
۱۱۶۶ - // حکیم علی حسن صاحب چک ۹۵ شمالی // سرگودھا
۱۱۶۷ - // ایس ایم عبداللہ صاحب وزیر آباد
۱۱۶۸ - // عطاء اللہ صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
۶۹ - // پیر محمد صاحب // // //
۱۱۷۰ - // چوہدری محمد اقبال صاحب سکنہ اودا // //
۱۱۷۱ - // شاہد محمود عزیز صاحب سیالکوٹ
۱۱۷۲ - // محمود عالم صاحب بٹ لاہور چھاؤنی
۱۱۷۳ - // ہدایت علی صاحب میو روڈ لاہور
۱۱۷۴ - // شمس الدین صاحب قمر ربوہ
۱۱۷۵ - // حاجی محمد سعید صاحب ضلع ساہیوال (باقی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

گورنروں کی کانفرنس کے فیصلے

راولپنڈی ۱۴ دسمبر۔ گورنروں کی کانفرنس میں جو اہم فیصلے کئے گئے وہ حسب ذیل ہیں :۔

مغربی پاکستان میں پرائمری تعلیم صحت عامہ دیہات میں پینے کے پانی کی فراہمی اور زرعی ترقی کے منصوبوں پر عملدرآمد کے اختیارات بنیادی جمہوریتوں کو منتقل کئے جائیں گے۔

مرکزی وزیر خزانہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم کی گئی جو بڑے بڑے خود مختار اداروں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے انہیں چھوٹے چھوٹے منظم اداروں میں تقسیم کرنے کے سوال کا جائزہ لے گی۔

مرکزی سیکرٹری صنعت کی قیادت میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو صوبائی حکومتوں کی ان سروے رپورٹوں کا جائزہ لے گی جو انہوں نے دیہی آمدنی کا تخمینوں کا استحقاق متعین کرنے کے بارے میں مرتب کی ہیں۔

آئندہ مساجد کو ملک کی سماجی اور اقتصادی زندگی میں نمونے کے لئے اپنی بنیادی جمہوریتوں کی کارکردگی پر نظر رکھنے اور بہتر بیج کیمیاوی کھاد اور زراعت کی ترقی کے لئے کام کرنے کی دعوت دی جائے گی۔

کاشتکاروں کو قرضوں کی سہولت دینے کے لئے مغربی پاکستان میں یونین کونسلوں اور مشرقی پاکستان میں تھانہ کونسلوں کی سطح پر امداد باہمی کی قرضہ سوسائٹیاں قائم کی جائیں گی۔

مشرقی پاکستان کی طرح مغربی پاکستان میں بھی دینی مدارس میں جدید نصاب رائج کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا جائے گا۔

اقوام متحدہ کو براہ راست بات چیت کیلئے کوشش کرنی چاہیئے : اباایبان

واشنگٹن ۱۴ دسمبر۔ مسٹر ابا ایبان نے پھر کہا ہے کہ عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان تصفیہ براہ راست بات چیت کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کل ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا کہ اقوام متحدہ دونوں فریقوں میں براہ راست بات چیت کے لئے میدان ہموار کرے۔ امن کے قیام میں زیادہ بہتر مدد پہنچا سکتی ہے

سلامتی کونسل کے اجلاس میں مشرق وسطی کے بحران پر غور

نیویارک ۱۴ دسمبر۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مشرق وسطیٰ کا بحران ختم کرنے پر غور کیا جائے گا۔ مصر کی درخواست پر یہ اجلاس جمعہ کو بلایا گیا تھا۔ مگر کسی مصالحتی قرارداد پر اتفاق کرنے کی کوشش کے سلسلہ میں اجلاس آج پر ملتوی کر دیا گیا۔ اجلاس میں دو قرار دادیں پیش کی جائیں گی۔ ایک قرارداد امریکہ نے پیش کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ عرب علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی کے ساتھ ہی دوسرے معاملوں کا تصفیہ بھی کیا جائے ایفروایشیائی گروپ کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ بات چیت سے قبل اسرائیل مقبوضہ علاقے خالی کر دے تاہم دونوں قراردادوں میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ مصالحت کرانے کے لئے اپنے نمائندہ کو مشرق وسطی بھیجے

برطانیہ میں نسلی امتیاز میں اضافہ

لندن ۱۴ دسمبر۔ امریکی نیگرو لیڈر ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ نے کہا ہے کہ وہ لندن میں دو روزہ قیام کے دوران نسلی امتیاز کے بارے میں بات چیت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات محسوس ہو گئی ہے کہ برطانیہ میں نسلی امتیاز بڑھ رہا ہے۔ ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ نیو کاسل یونیورسٹی سے اعزازی ڈگری لینے کے لئے آئے ہیں۔

یمن میں سمجھوتہ ہو جائے گا،

صنعا ۱۴ دسمبر۔ یمن کی جمہوری حکومت اور امام بدر کے درمیان جنگ بند کرنے اور مستقبل میں ملک کے سیاسی نظام کے تعین کے بارے میں مفاہمت ہو گئی ہے۔ اور یہ طے پا گیا ہے کہ فریقین افہام و تفہیم سے ایسا لائحہ عمل مرتب کریں گے جس سے دونوں مطمئن ہو جائیں اور آئندہ کسی قسم کی خانہ جنگی کا امکان نہ رہے

ماہ رمضان المبارک

ہم بڑی خوشی سے امسال بھی اپنے ہاں کے طبع کردہ تمام قرآنوں پر ماہ رمضان المبارک کی خاص الخاص رعایت دینے کا اعلان کرتے ہیں۔ یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء تک جاری رہے گی۔ آج ہی ایک کارڈ بھیج کر کتاب "خیر و برکت" منگوائیے۔ اس کتاب میں الاسماء الحسنیٰ کے معنے اور تشریح بڑی تفصیل کے ساتھ شائع کی گئی ہے اور اس بابرکت کتاب میں تاج کمپنی کی تمام مطبوعات مع رعایت رمضان المبارک درج کر دی ہیں۔

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

حب مسان :- بچوں کے سوکھے کی بیماری کیلئے مفید و مجرب فی شیشی ۔۔ ۲ روپے

حب لسباک :- خشک کھانسی کیلئے مفید و مجرب قیمت سو گولی ۔۔ ۲ روپے

حب زعفرانی :- بلغمی کھانسی کیلئے مفید قیمت فی درجن پچاس پیسے

رجسٹرڈ

دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ

نکاح و رخصتانہ

برادرم محمد انور صاحب جنجوعہ سینئر ریسرچ اسسٹنٹ واپڈا لاہور ابن محترم راجہ فضل الٰہی صاحب آف بھیرو کا نکاح عزیزہ ام کلثوم صاحبہ بنت محترم ملک عبدالمالک صاحب آف کیمبل پور سے مبلغ پندرہ صد روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے۔

نکاح کا اعلان مکرم مرزا محمد لطیف صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مورخہ ۱۱/۱۲/۶۷ بمقام کیمبل پور فرمایا۔ اسی دن رات سات بجے شام تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

(راجہ رشید احمد۔ مینجر باٹا شو کمپنی مسلم بازار سرگودھا)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء بعد جمعہ بعد نماز عصر میری بھتیجی عزیزہ بشریٰ خاتون عرف نجمہ خاتون جو میرے بڑے بھائی مرحوم سید محمد عبداللہ صاحب مونگھیری کی بیٹی ہیں (مقیم چاٹگام) کا نکاح مکرم ڈاکٹر شفیق سائیگل صاحب نے جناب سید شکیل الحسن ابن محترم سید شفیق الحسن صاحب آف کراچی سے بعوض حق مہر مبلغ تین ہزار ایک سو روپے پر پڑھا۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت فرمائے آمین

(خاکسار سید عبدالستار۔ چاٹگام۔ مشرقی پاکستان)

ولادت

برادر عزیز مبارک احمد ریڈیو انجینیر (حال کراچی) کے ہاں خدا تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا کیا ہے جو چوہدری غلام محمد صاحب آف بہاریکے ضلع شیخوپورہ (حال لاہور) کا پوتا اور صوبیدار چوہدری محمد شفیع صاحب فیروز پوری بی اے ایم سی کا نواسہ اور چوہدری اکبر علی صاحب ریٹائرڈ پی ڈبلیو ناصر روڈ لاہور کا پڑنواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نومولود کا نام بشارت احمد تجویز فرمایا ہے۔ جملہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے خادم احمدیت اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(خاکسار بشارت احمد ۶ ملٹری اکاؤنٹس کالونی ڈیفنس ہیڈ کوارٹرز لاہور حال ۱۹/۵/۲۲ پی ای سی ایچ ایس کراچی ۲۹)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ اہلیہ سید علی احمد صاحب انبالوی مرحوم چند روز سے سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم انہیں اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار سید شاہ میر احمد اشرف کارکن دارالضیافت ربوہ)

(الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ مینجر)

نڈر اور بہادر بن کر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کیلئے آگے بڑھو

جو لوگ دنیوی زیب و زینت کی طرف جھک جاتے ہیں وہ دین کی خدمت سے محروم ہو جاتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

”ایک اور مشکل جو لب افغانستہ کمزور انسان کے قدم کو ڈگمگا دیتی اور اسے اپنے آپ کو قربانیوں کی آگ میں جھونکنے سے روکتی ہے۔ وہ مالی مشکلات ہیں۔ ایک طرف دنیا اپنے پورے حسن کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کا دین اسے آواز دے رہا ہوتا ہے کہ آؤ اور میری مدد کرو۔ وہ دنیا کی طرف جھانکتا ہے تو وہ اسے دولت اور زیب و زینت کے ساتھ آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہے اور دین کی طرف دیکھتا ہے تو وہاں اسے روپوؤں کی جھنکار سنائی نہیں دیتی۔ دیکھو کہ ایک کمزور انسان کا دل ڈہل جاتا ہے اور وہ کہتا ہے میں خدا کے لئے اپنی زندگی کو کس طرح وقف کروں میں نے خدا کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تو میں بھوکا مر جاؤں گا میرے بیوی بچے کیا کھائیں گے ہم اپنا معیار زندگی کس طرح قائم رکھ سکیں گے اور اگر یہ لالچ اس کے دل میں غالب آجاتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اشرف المخلوق ہو کر زمین و آسمان کے خدا پر کتنی بدظنی کر رہے ہو تم زمین کے چرندوں اور جنگل کے درندوں اور ہوا کے پرندوں کو دیکھو کیا تم ان کے لئے رزق مہیا کرتے ہو یا خدا ان کو رزق بہم پہنچا رہا ہے اگر تم کائنات عالم کے اربوں ارب کیڑے مکوڑوں اور جانداروں کے سامانِ معیشت پر ہی غور کرو تو تمہاری عقل دنگ رہ جائے اور تم پر علم و معرفت کا ایک نیا باب کھل جائے دنیا علمی لحاظ سے بڑی بھاری ترقی کر چکی ہے مگر ابھی تک وہ یہ نہیں معلوم کر سکی کہ ان ان گنت جانداروں کے لئے کس طرح غذا مہیا ہوتی ہے ایک موٹی تقسیم تو یہی ہے کہ کھیتی میں دانے پیدا ہوتے ہیں تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ جانوروں کے لئے بھوسہ بھی پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح کانٹے دار جھاڑیاں اور درخت اونٹوں وغیرہ کی غذا ہیں۔ تو نجاست بھیڑیوں کے کام آجاتی ہے مگر کروڑوں کروڑ جانور جو سمندروں اور دریاؤں میں رہتے ہیں یا غاروں میں بستے ہیں یا درختوں کی چوٹیوں پر بسیرا کرتے ہیں یا ہواؤں میں اڑتے ہیں یا خون کے ایک ایک قطرہ میں خوردبین سے دکھائی دیتے ہیں۔ ان سب کو کون رزق دے رہا ہے کونسی سوسائٹی یا انجمن یا حکومت ہے جو ان کا بجٹ تیار کرتی اور انہیں تنخواہیں تقسیم کرتی ہے یہ خدا ہی ہے جو اتنا بڑا کارخانہ چلا رہا ہے اور ان ارب ہا ارب جانداروں کو رزق مہیا کر رہا ہے پھر انسان کیسا نادان ہے کہ جب اسے کہا جاتا ہے کہ آؤ اور خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو تو وہ کہتا ہے میں آؤں تو سہی مگر میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں آگیا تو کھاؤں گا کہاں سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں کائنات عالم کی ادنیٰ ادنیٰ مخلوق کو رزق پہنچا رہا ہوں تو اگر تم میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئے تو کیا میں تمہیں بھوکا مرنے دوں گا۔ فرمایا اس بدظنی کو اپنے دل سے نکال دو تمہارا خدا سمیع اور علیم ہے اگر تم مجھے دلی سے خدا تعالیٰ کو پکارو گے تو اس وجہ سے کہ وہ تمہارے حالات کو جانتا ہے وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا اور تمہیں ہر قسم کی مشکلات سے نجات دے گا۔ پس ان وساوس میں اپنی زندگی مت بسر کرو۔ بلکہ نڈر اور بہادر بن کر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو!“

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ سوم صفحہ ۳۶۷-۳۶۸)

ولادت

مکرم محمد شریف صاحب اختر کارکن دفتر مینیجر الفضل کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸، ۹ نومبر ۶۷ء کی درمیانی شب کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام محمد اکبر اختر تجویز فرمایا ہے

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

محمد فضل بٹ کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

پاکستان اور مغربی جرمنی کے درمیان تعاون بڑھانے پر غور

راولپنڈی ۱۵ نومبر۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر ایوب اور مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر کرٹ جارج کیسنگر کے درمیان ۲۷ نومبر کو جو بات چیت ہونے والی ہے اس میں بنیادی طور پر دونوں ملکوں میں تعاون بڑھانے پر غور کیا جائے گا۔ مغربی جرمنی کے چانسلر اپنی اہلیہ کے ہمراہ پاکستان کے تین روزہ دورے پر ۲۶ نومبر کو راولپنڈی پہنچ رہے ہیں۔ دونوں سربراہ دوسری باتوں کے علاوہ اس فوجی عدم توازن کا بھی جائزہ لیں گے جو بھارت کو ملنے والی بھاری فوجی امداد کی وجہ سے اس علاقے میں پیدا ہو گیا ہے۔ سیاسی مبصروں کا خیال ہے کہ جرمنی اس عدم توازن کو دور کرنے میں کافی مدد کر سکتا ہے۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ یا تو وہ پاکستان کو اسلحہ فروخت کرنا شروع کر دے یا پھر بھارت کو بھی اسلحہ کی فراہمی بند کر دے۔ ان مبصرین کا خیال ہے کہ بھارت کو اسلحہ کی فراہمی بند کرنا اس علاقہ میں امن کے قیام کے لئے مؤثر اقدام ہو سکتا ہے۔

گورنروں کی کانفرنس کے فیصلے

راولپنڈی ۱۵ دسمبر۔ گورنروں کی کانفرنس

میں نقلی چھلوں کی روک تھام کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ ملک میں بجلی کی بچی ہوئی لدائی کی فروخت کا طریقہ رائج کیا جائے اس سلسلہ میں نلوروں کو دونوں کی سپلائی قائم کرنے کی ہدایت کی جائے گی۔

مجھ سے سراسر غلط اور بے بنیاد بیان منسوب کیا گیا ہے

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا تردیدی بیان

کراچی ۱۵ نومبر۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے بتایا ہے کہ وہ نجی دورہ پر جنوبی افریقہ گئے تھے، اور جنوبی افریقہ میں ان کے قیام کے دوران ان سے جو بیان منسوب کیا گیا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے انہوں نے کہا کہ میں حکومت پاکستان کی پالیسی پر اثر انداز ہونے کا نہ کوئی ارادہ رکھتا ہوں اور نہ ہی جنوبی افریقہ کی حکومت کے بارے میں میرے نظریات میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے۔ مجھے جنوبی افریقہ کا دورہ کرنے کی دعوت ڈربن کے ایک بااثر مسلمان مسٹر یوسف نے دی تھی۔ ان کی دعوت قبول کرتے ہوئے میں نے انہیں کہا تھا کہ عالمی عدالت کا جج ہونے کی حیثیت میں یہ دعوت صرف اسی صورت میں قبول کرتا ہوں کہ اسے کوئی سیاسی رنگ نہ دیا جائے۔ میرے میزبان نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ میرا دورہ نجی حیثیت کا ہوگا۔“ (مشرق ۱۵ نومبر ۱۹۶۷ء)